سپریم کورٹ رپورٹس (1998) SUPP. 3 ایس سی آر

# ٹی۔ڈی۔ وینکٹ راو

# بنام

# یونین آف انڈیا

8 دسمبر 1998

[ ایس۔ پی۔ بھروچا اور وی۔این۔ کھرے، جسٹسز ]

انکم ٹیکس ایکٹ، 1961: دفعہ 44 (اے بی) -" چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس" اور" انکم ٹیکس پریکٹیشنرز" - کھاتوں کی جانچ پڑتال-ٹیکس دہندگان کے کھاتوں کی جانچ پڑتال کرنے سے صرف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس کو منتخب کرنا-انکم ٹیکس پریکٹیشنرز کو ٹیکس دہندگان کے کھاتوں کی جانچ پڑتال کرنے سے نہیں- کی درستی۔ منعقد، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس کی قانونی حیثیت جانچ پڑتال کے معاملے میں خصوصی اہلیت رکھتی ہے-لہذا یہ مناسب ہے کہ جو لوگ خود سے ایک درجہ تشکیل دیتے ہیں انہیں کھاتوں کا جانچ پڑتال کرنے کی ضرورت ہونی چاہئے- آرٹیکل 14 اور 19 کی کوئی خلاف ورزی نہیں، -آئین ہند 1950: آرٹیکل 14 اور 19.

درخواست گزار نے انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 44 (اے بی) کے جواز کو چیلنج کیا جو صرف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس کو ان افراد کے کھاتوں کی جانچ پڑتال کرنے کا حق دیتا ہے جن کی کاروباری آمدنی 40 لاکھ روپے سے زیادہ ہے اور جن پیشہ ور افراد کی آمدنی 10 لاکھ روپے سے زیادہ ہے۔انکم ٹیکس پریکٹیشنرز جو ٹیکس دہندگان کے مجاز نمائندے ہیں انہیں کھاتوں کے جانچ پڑتال سے باہر رکھا گیا تھا۔عدالت عالیہ نے اس چیلنج کو مسترد کر دیا۔لہذا موجودہ اپیل۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے اس عدالت نے

منعقد: چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس اپنی تربیت کی وجہ سے جانچ پڑتال کے معاملے میں خصوصی اہلیت رکھتے ہیں۔ یہ مناسب ہے کہ وہ جو خود سے ایک درجہ بناتے ہیں، ان کو ان کاروباری اداروں کے کھاتوں کی جانچ پڑتال کرنا ہوگا جن کی آمدنی 40 لاکھ روپے سے زیادہ ہے اور پیشہ ور افراد جن کی آمدنی کسی بھی سال 10 لاکھ روپے سے زیادہ ہے۔ ریکارڈ پر کوئی مواد نہیں ہے، اور حقیقت میں، ایسا نہیں ہوسکتا ہے، کہ انکم ٹیکس پریکٹیشنز اکاؤنٹس کے معاملے میں چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کی طرح مہارت رکھتا ہے۔ اس طرح آرٹیکل 19 کے تحت چیلنج ناکام ہوجاتا ہے۔ تاہم، انکم ٹیکس پریکٹیشنز اب بھی ٹیکس دہندگان کے مجاز نمائندے ہونے کے حقدار ہیں۔ (419-جی-ایچ؛ 420-اے)

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2824 آف 1992۔

مدراس عدالت عالیہ کے 29.8.89 تاریخ کے فیصلے اور حکم سے جو 1985 کے ڈبلیو پی نمبر 3709 میں تھا۔

اپیل کنندہ کے لئے اے۔ٹی۔ایم۔سمپت

مدعاعلیہ کی طرف سے کے۔این۔شکلا اور بی۔کے۔پرساد۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

**بھروچا، جسٹس۔** اپیل کنندہ کی نمائندگی نہیں کی جاتی ہے، حالانکہ ہم نے کچھ وقت سے انتظار کیا ہے۔ لہٰذا یہ اپیل بغیر کسی حکم کے خارج کردی جاتی ہے۔

بحال۔

ہم نے اپیل کنندہ کے وکیل کو سنا ہے۔ اپیل کنندہ نے انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 44 (اے بی) کی قانونی حیثیت کو چیلنج کرتے ہوئے کہا تھا کہ کاروبار کرنے والے ہر شخص، اگر اس کی کل فروخت، کاروبار یا مجموعی وصولیاں 40 لاکھ روپے سے زیادہ ہیں، اور پیشے پر کام کرنے والے ہر شخص، اگر اس کی مجموعی وصولی 10 لاکھ روپے سے زیادہ ہے،" مقررہ تاریخ سے پہلے کھاتے سے اپنے پچھلے سال کے کھاتوں کی جانچ پڑتال کروانا ضروری ہے...."۔ دفعہ کی وضاحت میں" اکاؤنٹنٹ" کی تعریف کی گئی ہے جس کا مقصد وہی معنی ہے جو

دفعہ 288(2) کے نیچے وضاحت میں ہے۔ دفعہ 288 مجاز نمائندوں سے متعلق ہے۔ ذیلی دفعہ(2) کی شق (4) سے مراد اکاؤنٹنٹ ہے وضاحت میں کہا گیا ہے کہ اس دفعہ میں" اکاؤنٹنٹ" سے مراد چارٹرڈ اکاؤنٹنسی ایکٹ کے معنی میں ایک چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ ہے اور اس میں وہ افراد شامل ہیں جو کمپنیز ایکٹ کی دفعہ 226 (2) کی دفعات کی وجوہات کے ذریعہ کسی خاص ریاست میں کمپنیوں کے تشخیص گذار کے طور پر کام کرنے کے حقدار ہیں۔

یہ چیلنج انکم ٹیکس پریکٹیشنرز کی جانب سے پیش کیا جاتا ہے کہ وہ ٹیکس دہندگان کی طرف سے مجاز نمائندے بننے کے حقدار ہیں اور مذکورہ بالا اکاؤنٹس کے جانچ پڑتال کے مقصد سے انہیں خارج کرنا آئین کے آرٹیکل 14 اور 19 کی خلاف ورزی ہے۔ عدالت عالیہ نے چیلنج کے تحت اپنے حکم میں، جیسا کہ دیگر عدالت عالیہ نے کیا تھا، اس چیلنج کو مسترد کر دیا اور ہمارے خیال میں، یہ صحیح ہے۔

چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس اپنی تربیت کی وجہ سے جانچ پڑتال کے معاملے میں خصوصی اہلیت رکھتے ہیں۔ یہ مناسب ہے کہ وہ، جو خود سے ایک درجہ بناتے ہیں، ان کو ان کاروباری اداروں کے کھاتوں کی جانچ پڑتال کرنا ہوگا جن کی آمدنی 40 لاکھ روپے سے زیادہ ہے اور پیشہ ور افراد جن کی آمدنی کسی بھی سال 10 لاکھ روپے سے زیادہ ہے۔ ریکارڈ پر کوئی مواد موجود نہیں ہے، اور درحقیقت، ہمارے خیال میں، ایسا نہیں ہوسکتا ہے کہ انکم ٹیکس پریکٹیشنز کو اکاؤنٹس کے معاملے میں چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس کی طرح مہارت حاصل ہو، اسی وجہ سے آرٹیکل 19 کے تحت چیلنج ناکام ہونا چاہئے، اور یہ نشاندہی کی جانی چاہئے کہ یہ انکم ٹیکس پریکٹیشنز اب بھی ٹیکس دہندگان کے مجاز نمائندے ہونے کے حقدار ہیں۔

لہٰذا اس اپیل کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

ایس وی کے

اپیل خارج کر دی گئی۔



Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:19
I am the author of this document